عالمی وبائی امراض کے اسباب، سماجی زندگی پر اثرات، سدباب اور متعلقہ جدید مسائل کا تحقیقی جائزہ قرآن وسنت کی روشنی میں

A research review on causes of pandemic diseases their social impacts, prevention and contemporary issues in the light of Quran and Sunnah

Rafiudin
PhD Scholar, Department of Quran and Sunnah, University of Karachi, Karachi:
rafihidi1990@gmail.com

Dr. Seyed Ghazanfer
Assistant Professor, Department of Quran and Sunnah, University of Karachi, Karachi:
drghazanfar@uok.edu.pk

Abstract:
Throughout human history, epidemics and pandemic had caused immense problems and sufferings. They had negative effects on all the aspects of life as well as they had effected the entire society including economy, industry, education institutions and places of worship. Due to these epidemic diseases every person living a prosperous life has been restricted and lives in a state of trouble. Islamic teachings and science tell us some reasons because of which these epidemic diseases occurred. They are some spiritual and material causes whose effects are quite fatal and destructive. When these diseases spread in the society, to avoid it some people focus their attention on material causes while some completely focus on spiritual causes, both are not correct, rather each one has its status and importance. In this article, an effort has been made to clarify the material and spiritual causes and destruction caused by it -Along with this,it will be explained how to remove the spiritual causes of these diseases and their treatment and the new jurisprudence rulings in the light of Islamic teachings.

Keyword: *Pandemic Diseases, Causes, Social Impacts, Prevention*

موضوع کا تعارف، اہمیت و پس منظر:

وبائی امراض کی تاریخ کی متعلق یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا ہے کہ کتنی پرانی ہے لیکن وباؤں کا تاریخی پس منظر انسانیت کی تاریخ کا اہم اور دلخراش حصہ ہے۔ قدیم ادوار سے لیکر جدید دور تک وبائیں انسانی معاشرت میں تباہ کن اثرات مرتب کرتی رہی ہیں، خاص کر اقتصادی، زرعی، مزھبی اور سماجی نظام کو درہم برہم کر دیا ہے۔ وبائی امراض کے باطنی و مادی اسباب و سدباب کیا ہیں؟ ان سے بچاو ممکن ہے یا نہیں؟ اور ان امراض سے معاشرے میں کون کون سے مسائل پیش آتے ہیں؟ اور ان پر قابو پانے کیلے کیا کیا اقدامات کیے جاسکتے ہیں؟ اگر ان وباؤں کے اسباب و سد باب کی نشاندہی کر کے قابو پانے کے اقدامات نہ کئے گئے تو دنیا کا نظام مفلوج ہو کر رہے گا۔ اس مقالے میں وباؤں کے روحانی و مادی اسباب و سدباب اور معاشرے میں پیش آمدہ مسائل کی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی نشاندہی کی گئی ہے، ممکن ہے بروقت اقدامات کئے جائیں تو وباؤں سے بچاؤ ضرور ممکن ہو گا۔

وباء کے لغوی معنیٰ:

الطاعون باالقصر والمدّ والهمز وقيل هو كل مرض عامّ

وباء لغت میں "وبی - یوبأ سے ماخوذ ہے: اصل لغت نے اس کا معنیٰ طاعون یا ہر عام ہونے والے مرض سے بیان کیا ہے۔[1]

اصطلاحی تعریف:

وباء كل مرض شديد سريع الانتشار من مكان الى مكان يصيب الانسان والحيوان والنباتات ،وعادة مايكون قاتلاً كاالطاعون كثيراً ما تنتشر الأوبا ء بعد الحرب[2]

وہ سخت بیماری جو سرعت سے ایک جگہ سے دوسری جگہ، اور انسان، حیوان اور نباتات کو لاحق ہو ساتھ طاعون کی طرح جان لیوا بھی ثابت ہوا کثر وبائیں جنگ کے بعد پھیل جاتی ہیں

---

[1] لسان العرب، محمد بن مكرم بن على ،(بيروت،:دار صادر،1414ھ) ،ج :1 ص: 189

[2] معجم اللغة العربية المعاصرة ،احمد مختار عبدالمجيد عمر ،(عالم الكتب،1429ھ)، ج ۳: ،ص: 2392

انگریزی لغت میں اسکے لیے دو طرح کی اصطلات مستعمل ہیں: Epidemic (2) pandemic (1)

Pandemic:

A pandemic is the world wide spread of a new disease [3]

کسی نئی بیماری کے عالمی پھیلاؤ کو (Pandemic) کہتے ہیں۔

Epidemic:

The rapid spread of a disease among many people in the same place.

کسی مرض کا ایک ہی خطہ رہائش پذیر بہت سے افراد میں تیزی سے پھیلاؤ کو (Epidemic) کہا جاتا ہے۔[4]

طاعون:

اطباء کے ہاں طاعون کی تعریف:

الطاعون كل مرض عام وهو نوع من الانواع وفرد من افراد ه

یہ ایک عام مرض ہے اور وباء کی ایک نوع ہے۔

محدثین اور فقہاء کے ہاں تعریف:

والطاعون هو الضر ب الذى يصيب الانس من الجن وَاَيْدَهُ بما فى الحديث انه وخر أعدائكم من الجن ۔[5] طاعون وہ حملہ ہے جو انسان پر جنات کی طرف سے ہوتا ہے جیسے حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے یہ تکلیف ہے تمھارے دشمن جن کی طرف سے۔

کیا ہر وباء طاعون ہے؟

---

[3] - World Health organization accessed 27 march, 2020 http://www.who .int/ers/ disease/ swine flu/frequently. Asked. Questions/ pandemic/en.

[4]) A.S Hornby, oxford advanced learner's dictionary of current English, ed Jonathan Crowther (oxford): oxford university press,1995),387.

[5]-(5) تاج العروس ، محمد بن محمد عبدالرزاق ،(دارالهدايه،س۔ن)، ج : 1، ص: 478

والتحقیق أن بین الوباء والطاعون عموما وخصوصا فکل طاعون وباء ولیس کل وباء طاعون[6]

درست بات یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے ہر وباء طاعون نہیں ہے لیکن ہر طاعون وباء ہے۔

مرض کا متعدی ہونا:

شریعت میں مرض کا متعدی ہونا اور نہ ہونا دونوں طرح ثابت ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: لاتوردو المرض علی المصح[7]۔ کوئی مریض صحت مند آدمی کے پاس نہ آئیں۔

تو اس حدیث سے معلوم ہوا مرض متعدی ہوتا ہے اور لاعدوی[8]۔ والی حدیث ہے اس میں اس تعدی کی نفی ہے جیسے زمانہ جاہلیت میں عقیدہ تھا کہ مرض خود ہی منتقل ہوتا ہے اور اسکی اپنی تاثیر ہے یہ حدیث اسکی نفی کرتی ہے بلکہ موثر اللہ تعالی کی ذات ہے۔

چند قدیم وبائیں:

تاریخ انسانیت میں انسان کو بہت سی آفتوں سے واسطہ پڑا ہے اور یہ انسانی تہذیب کا حصہ رہے ہیں۔ ان آفتوں میں سب سے مہلک اور خطرناک ان میں وبائی امراض ہیں جو دنیا کے اکثر حصوں میں رونما ہو چکے ہیں۔ مؤرخین حضرات نے مع ان کے اثرات اور نتائج کے بیان کیا ہے۔ ان وبائی امراض کے اثرات نے تاریخ انسانیت میں گہرے اثرات چھوڑے ہیں جن سے معاشرہ، معیشت، ریاست اور عبادات کافی متاثر ہوئے ہیں۔

ایتھنز کی وباء:

---

[6]- الطب النبوی (جزء من کتاب زاد المعاد)، ابن قیم ،محمد بن ابی بکر بن ایوب،(دارلھلال، س-ن)، ج : 1 ،ص :31

[7]-(10)صحیح البخاری،البخاری ،محمد بن اسماعیل ،(دار طوق النجاۃ ، س -ن)،ج:7 ،ص: 139، رقم : 5773

[8]- صحیح البخاری ،البخاری ،محمد بن اسماعیل ،(دار طوق النجاۃ ، س-ن)،ج:7 ،ص: 126 ، رقم : 5707

430ء قبل مسیح قدیم یونان کی ایک ریاست "ایتھنز" میں یہ وباء پھیلی تھی معاشی اور جانی اعتبار سے کافی نقصان پہنچایا۔ ابتداً، بخار، چھینکیں اور گلے میں خراش پھر جلد سرخ ہوگئی اور جسم کا درجہ حرارت بہت بڑھ گیا یہاں تک کہ وہ لباس کو برداشت نہیں کرسکتے تھے۔ اس وباء نے نظام زندگی کو مفلوج کر دیا تھا اور مزہبی عبادات بھی ترک کر دئے گئے تھے۔ اور اس وباء نے 75 ہزار سے لیکر ایک لاکھ تک افراد ہلاک ہوئے اور یہ وباء زیادہ پھیلنے کا سبب بہت سے لوگوں کو اکٹھے ہو کہ فصیلوں کے پیچھے جمع ہو جاتے جس سے یہ وباء زیادہ پھیلی۔ اس وباء کا سبب جنگ تھی یا کوئی اور جراثیم اس کا تاریخ میں صحیح ذکر نہیں ملتا ہے جبکہ یہ کہا گیا ہے کہ یہ وباء ایک غیر مرئی دشمن سے پھیلی۔

اینٹونی طاعون:

روم کی سلطنت میں 165ء یا 180 کے درمیان یہ وباء پھوٹ پڑی یہ وباء اتنی شدید تھی کہ ریاست کو کنٹرول کرنا کافی مشکل ہو گیا تھا جس سے رومی بادشاہ بھی متاثر ہوا۔

بعض نے لکھا ہے کہ رومی سپاہیوں نے سیلومیا یعنی عراق لڑائی کے دوران ایک مندر میں شگاف کر دیا تھا جس سے یہ وباء پھیلی بعض نے کہا ہے کہ یہ وباء چین سے آئی تھی اور شاہ ریشم کے ذریعے مغرب میں پھیل گئی۔ اولاً بخار پھر گلے میں خراش، سوجن، پیالن، کھانسی اور الٹی وغیرہ تھیں۔ اس وباء میں روزانہ دوہزار (2000) اور تقریباً پچاس ہزار (5000) افراد لقمہ اجل بن گئے تھے اس نے رومی فوج اور معیشت کو بھی کافی نقصان پہنچایا اولاً بخار پھر گلے میں خراش، سوجن، پیالن، کھانسی اور الٹی وغیرہ تھیں۔ اس وباء میں روزانہ دوہزار (2000) اور تقریباً پچاس ہزار (5000) افراد لقمہ اجل بن گئے تھے اس نے رومی فوج اور معیشت کو بھی کافی نقصان پہنچایا۔

سائبرین کا طاعون:

یہ وباء بھی روم میں پھیلی اور سائبرین نے اس وباء کو دنیا کے خاتمہ کا پیش خیمہ قرار دیا تھا۔ اولاً بخار اس کے بعد تھکاوٹ، سماعت میں خرابی اور اندھاپن وغیرہ۔

یہ وباء بھی چین سے شروع ہوئی اور شاہراہ ریشم کے ذریعے مصر پہنچی اور وہاں سے اناج کے جہاز کے ذریعے رومی سلطنت لے گئے اور وہاں پھیل گئی۔ اس وباء نے رومی سلطنت کے معاملات کو درہم برہم کر دیا ایک اندازے کے مطابق تقریباً روزانہ (5000) لوگ اس وباء سے لقمہ اجل بن جاتے جسکی وجہ سے عسکری طاقت کمزور ہو گئی ساتھ معیشت بھی کمزور ہو گئی۔

جسٹینین طاعون:

یہ وباء بھی مشرقی رومی سلطنت میں چھٹی صدی عیسوی کے وسط میں پھیلی۔ یہ وباء بولونک کا پہلا دستاویزی کیس ہے اور اس وباء کا سبب سینیا پیٹس بیکٹیریا تھا جو چوہوں سے پھیلی تھی، یہ وباء مصر میں (541ء) میں شروع ہوئی جو (549ء) تک جاری رہی۔ پھر وہاں سے اناج کے جہازوں سے قسطنطنیہ پہنچی اسوقت یہ دنیا کا سب سے بڑا شہر تھا پھر یہ بیماری پوری سلطنت میں پھیل گئی۔

بخار کے بعد کانوں، بغلوں اور کمر کے ارد گرد سوجن والے پھوڑے پھوٹ پڑے تھے اور لوگوں کو وہمی بیماری بھی لگ گئی تھی۔ (542ء) میں یہ وباء عروج پر تھی اور اس وباء نے 10 فیصد آبادی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ اور معیشت کو مفلوج کر دیا تھا۔ قحط سالی اور تباہی پھیل گئی اور امن وامان کا نظام درہم وبرہم کر دیا۔

اس وباء میں تقریباً (25 سے 50 ملین افراد لقمہ اجل بن گئے تھے جو تقریباً دنیا کی نصف آبادی تھی۔[9]

اسلامی تاریخ کی چند وبائیں:

تاریخ اسلام کے مختلف ادوار میں اسلامی معاشرے کو مہلک وبائی امراض نے گھیر لیا ہے جسمیں طاعون نے انسانیت کو سب سے زیادہ مشکلات سے دوچار کیا ہے۔

طاعون عمواس:

یہ وباء (18) ہجری میں خلیفہ ثانی کے عہد حکومت میں پھوٹ پڑی اور اٹھارہ ہجری میں بہت المناک حالات ہو گئے اور مسلمانوں کو پہلی مرتبہ کسی بڑی وباء سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ اس وباء کی وجہ سے کافی اصحاب رسول فوت ہو گئے اور

[9] - The collector.com/worst-pandemics-of the-ancient-world

عشرہ مبشرہ سے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ فوت ہوئے۔ اس عہد میں مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان سخت جنگیں ہوئی تھیں بہت سے لوگ قتل ہوئے پڑے ہوئے مردوں سے تعفن پیدا ہوا شاید اسی وجہ سے یہ وباء تقدیر من اللہ پھیلی۔[10]

طاعون جارف:

یہ وباء حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور میں پیش آئی۔ ایک روایت میں (67ھ) اور دوسری روایت میں (69ھ) کا ذکر ہے یہ وباء چار دن تک جاری رہی۔

اس وباء میں تقریباً دولاکھ تک افراد کی موت واقع ہوئی، لاشیں اٹھانے کیلئے لوگ تیار نہیں ہوتے تھے۔[11]

طاعون فتیات:

(86ھ) یا (87ھ) میں شام وعراق میں یہ وباء آئی اس وباء نے سب سے پہلے عورتوں اور نوجوان لڑکیوں پر حملہ کیا اور قوم کے اکابر اور اشراف کی بھی اس وباء میں فوتگی ہوئی۔[12]

طاعون مسلم ابن قتیبہ:

(131ھ) میں عہد امویہ کے اخیر میں بصرہ میں یہ طاعون پھیلا اور تین مہینے تک جاری رہا۔ اس وباء سے روزانہ ایک ہزار لوگ لقمہ اجل بن جاتے تھے اور حکومت طاعون سے ہونے والی اموات کو سنبھالنے سے قاصر ہوگئی تھی۔[13]

تاتاریوں کے حملے کے بعد وباء:

جب تاتاریوں نے (656ھ) میں بغداد کو درہم برہم کر دیا تھا اس وقت مساجد کو بند اور باجماعت نماز کو موقوف کر دیا تھا، ہجوم کرنے پر پابندی تھی جب چالیس دنون کے بعد وباء ختم ہوئی تو اس سے فضا بدبودار متعفن ہوگئی اور تیز

---

[10]- تاریخ ابن خلدون ،ابن خلدون، عبدالرحمان ،مترجم،محمد اصغر(دارلاشاعت،2009ء) ، ج : 3 ،ص: 221

[11]- تاریخ ابن کثیر ،ابن کثیر ، عماد الدین ، مترجم،محمد اصغر (دارالاشاعت ،2008 ء)،ج: 4 ،ص : 370

[12]- اریخ ابن کثیر ،ابن کثیر ،عماد الدین ، مترجم،محمد اصغر(دارالاشاعت، 2008ء)، ج:5 ،ص : 75

[13]- معجم البلدان ،شہاب الدین ،(بیروت :دار صادر ، 1995 ء)،ج: 4، ص: 158/157

ہوا کے ذریعے شام تک پھیل گئی جنگ میں لاشیں سڑنیں کی وجہ سے بدبو آنا شروع ہوگئی اور اسی سے یہ وباء پھیل گئی۔[14]

چند مشہور عالمی وبائیں:

ہیضہ کی وباء:

ابتداء یہ وباء بنگال اور ہندوستان سے شروع ہوئی تھی اور آہستہ آہستہ اکثر ممالک میں پھیل گئی اور 19 ویں صدی میں امریکہ میں پھوٹ پڑی ایک اندازے کے مطابق (1910) سے 1912) کے درمیان تین لاکھ افراد متاثر ہوئے اور ایک لاکھ تیس ہزار ہلاکتیں ہوئیں۔

پولیو:

یہ وباء بھی 1973 یا 1950 کے بعد سامنے آئی ہے اس نے دنیا بھر کے لاکھوں افراد متاثر کیے خاص کر بچوں کو اکثر ممالک سے یہ وباء ختم ہوئی لیکن پاکستان میں یہ بیماری ابھی تک ہے۔

ایشین فلو:

یہ بیماری 1857ء میں چین سے شروع ہوئی ابتدائی چھے ماہ میں تقریبا چودہ ہزار ہلاک ہوئے اور براعظم ایشیاء کے سینکڑوں افراد کو متاثر کرلیا اور دوسرے ممالک تک پھیل گئی۔

ہانگ کانگ فلو:

یہ وباء بھی (1968) میں پھوٹ پڑی اور اسکو خطرناک وباء سمجھا جاتا ہے اور اسکو ایشیا فلو کا تسلسل قرار دیا ہے اس سے تقریبا دس لاکھ افراد متاثر ہوئے ہیں۔

---

[14]- تاریخ ابن کثیر ،ابن کثیر ، عمادالدین ،مترجم،محمد اصغر(دارالاشاعت، 2008ء) ،ج: 7 ،ص : 208

ایچ آئی وی:

یہ وباء بھی 1920 سے شروع ہوگئی تھی 1970 کے بعد براعظم افریقہ میں پھوٹ گئی اور تیزی سے دوسرے ممالک میں پھیل گئی۔ اور ایک اندازے کے مطابق اس وباء سے تقریباً 32 لاکھ افراد متاثر ہوئے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ تھے۔

تپ دق:

یہ وباء بھی 1834 کے بعد نمودار ہوئی اور اب بھی یہ بیماری دنیامیں موجود ہے صرف 2018 میں اس بیماری سے 15 لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔

ملیریا:

یہ بھی ایک عالمی وباء ہے اس کا مختلف دوائیوں سے علاج کیا جاتا ہے 2018 میں اس بیماری کی دو کروڑ اس لاکھ کیسیز رپورٹ ہوئی تھیں جبکہ اسی سال اس بیماری سے لاکھوں ہلاکتیں ہوئیں۔

اسپینش فلو:

یہ وباء جنگ عظیم اول کے درمیان پھوٹ پڑی اس کو عالمی بدترین وباء بھی کہا جاتا ہے اور یہ وباء یورپ، امریکہ، ایشیاء تک پھیلی تھی۔ اس بیماری سے 1918 تا 1920 کے دوران پانچ کروڑ لوگ متاثر ہوئے جبکہ تقریباً 50 لاکھ افراد موت کی نیند سو گئے۔

چیچک:

یہ وباء بھی اٹھارویں صدی میں سامنے آئی جنگ دوم کے بعد دوبارہ پھوٹ پڑی۔ اس وباء سے محض دو دہائیوں میں تین سے پانچ کروڑ افراد متاثر ہوئے اور یہ وباء اب بھی موجود ہے۔

خسرہ:

یہ وباء بھی 1920 تا 1930 درمیان دنیامیں نمودار ہوئی اور یہ بیماری ابھی دنیامیں موجود ہے اور اس کی ویکسین بھی متعارف کر دی گئی ہے۔ صرف 2018 میں افریقہ اور ایشیاء میں تقریباً ایک لاکھ چالیس ہزار اموات ہوئی تھیں۔

جذام:

یہ وباء بھی جنگ دوم سے قبل شروع ہوئی تھی اس نے دنیا کے لاکھوں افراد کو متاثر کیا۔ یہ جلد کو متاثر کرتی ہے اب دنیا میں یہ بیماری کم رہ گئی ہے۔[15]

کروناوائرس:

کروناوائرس چین کے شہر "ووہان" سے پھیلی۔ کروناوائرس 7 جنوری 2020 کو چین کا شہر ووہان میں نمودار ہوئی اور (2022ء) کے اوائل تک پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور نظام زندگی کو مفلوج کر دیا۔ ماہرین کے مطابق یہ وائرس جانوروں۔ چمگادڑ، چوہے، سانپ اور لومڑی وغیرہ سے پھیلا ہے۔ زکام، کھانسی۔ تکلیف سانس، نمونیا اور پھیپڑوں کا متاثر ہونا ہے۔

اس وائرس سے متاثرین کی تعداد پانچ سو چودہ جبکہ ہلاکتیں (6.24) ملین ہو گئی ہیں۔

سوائن فلو:

یہ وباء بھی (1930) سے شروع ہو گئی تھی اور (2009) میں یہ بیماری دوبارہ سے سامنے آگئی اور یہ بیماری سور وغیرہ سے پھیلنے والی تھی اس سے ڈیڑھ کڑوڑ افراد متاثر ہوئے اور اس سے لاکھوں ہلاکتیں ہوئیں۔

ریشین فلو:

یہ فلو بھی (1889) میں روس میں نمودار ہوئی تھی اس کے بعد پورے یورپ پھیل گئی اس نے دنیا کے اہم رہنماؤں کو متاثر کیا ایک اندازے کے مطابق اس سے تقریبا دس لاکھ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔[16]

وبائیں مصنوعی یا قدرتی:

تاریخ وباء میں یہ ایک پیچیدہ سوال ہے کہ وبائیں قدرتی ہیں یا مصنوعی۔ ماقبل کے وباؤں کے مطالعے سے معلوم ہوا کہ یہ وبائیں قدرتی اور من جانب اللہ ہیں۔ باقی مصنوعی وائرس کے ذریعے وباء کا پھیلاؤ اس کی حقیقت کو تحقیقات کے

---

[15] https://www- down news.tv/news/1122173

[16] - http://www.worleotlas.com/Articles/10-pandemics throughout-history.html

نتیجے میں آج تک باضابطہ طور پر کسی نے بھی کسی بھی عالمی طور پر پیش نہیں کر سکا ہے لہذا مصنوعی ہونے کی بات میں کوئی خاص وزن نہیں ہے۔

وباؤں کے اسباب واثرات:

اس کائنات میں انسانوں پر جو وبائیں اور آفات آتی ہیں وہ حقیقتاً اللہ کی طرف سے ہوتی ہیں اس میں کوئی دورائے نہیں ہے اب ان کے کچھ ظاہری اور حسی اسباب ہوتے ہیں جو دیکھے جاسکتے ہیں اور انسان اسی کو ان وباؤں کا سبب سمجھتا ہے البتہ ان کے ساتھ کچھ باطنی اسباب بھی ہوتے ہیں قرآن وسنت میں ان کے متعلق واضح تعلیمات ہیں۔

وباؤں کے ظاہری اسباب اور اطباء کا نقطہ نظر:

اطباء نے مندرجہ ذیل امور کو وبائی امراض کے اسباب قرار دیا ہے۔

قال ابن نفيس الوباء فساد يعرض لجوہر الهوا ء لاسباب سماويه اوارضية كا الماء لآسن والجيف الكثيرة كما فی الملاحم ونقل شيخنا عن الحكم داؤد انطاكی اين۔الوباء حقيقة تغيير الہوا ء بالعوارض العلووية كا جتماع الكواكب ذات اشعّة والسلفية ،وانفتاح القبور وصعود الا بخرة الفاسدة ،واسبابه مع ماذكر تغير فصول الزمان والعناصر وانقلاب الكائنات۔[17]

ابن نفیس نے کہا وباء ہے جو زمینی وآسمانی کچھ وجوہات کی وجہ سے ہوا کے خراب ہونے سے ظاہر ہوتی ہے جیسے خراب پانی، کثرت مردار، اسی طرح حکم داؤد انطاکی سے منقول ہے کہ سماوی اور زمینی عوارض کی وجہ سے ہوا کا متغیر ہونا وباء ہے جیسے ستاروں کا چمک کے ساتھ اکھٹا ہونا اور قبروں کا کھل جانا اور بخارات فاسدہ کا اٹھنا موسموں اور عناصر کا بدلنا اور انقلاب کائنات ہے۔

(ا) آبادی کے تناسب میں اضافہ:

کم رقبے والی جگہ پر جب آبادی اور اس کی نقل وحرکت بڑھ جاتی ہے تو وباؤں کا پھیلنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے، اس وجہ

---

[17]- تاج العروس ،محمد بن محمد بن عبدالرزاق ،(دارالہدایہ ،س۔ن) ،ج :1 ،ص: 478

سے آبادی کے بڑھنے کی وجہ سے معیاری زندگی گزارنا مشکل ہو جاتا ہے اور بنیادی صحت کے ضروری وسائل میں بھی بگاڑ آجاتا ہے اور صفائی کی ناقص انتظامات کی وجہ سے ماحول بھی متاثر ہوتا ہے۔

(۲)موسمیاتی تبدیلی:

موسمیاتی ماہرین کے مطابق فضاؤں میں کاربن ڈائی اکسائیڈ کی مقدار حد سے بڑھ جانے کی وجہ سے موسمیاتی تبدیلی کی رفتار خطرناک طور پر بڑھتی جارہی ہے جن سے سمندری سطح پر اضافہ، گلشیرز کے پگھلنے کے ساتھ موسم کی شدت میں اضافہ ہو جاتا ہے صنعتی انقلاب بھی اس پر کافی اثر انداز ہوتا ہے اور اس کا براہ راست اثر انسانی وحیوانی مزاج کے تغیر پر مرتب ہوتا ہے۔

(۳)ماحولیاتی آلودگی :

صنعتی ترقی کیلئے شہری آبادیوں کے قریب بہت فیکٹریاں بنائی گئیں ہیں اسی طرح ٹرانسپورٹ کی کثرت ہے جس کے دھویں کا اثر براہ راست فضا اور ماحول پر ہوتا ہے جس سے فضا اور ماحول دونوں آلودہ ہو جاتے ہیں جن کا اثر ڈائرکٹ حیات انسانی پر ہوتا ہے۔

۴)وائرس اور حیوانات:

حیوانات خاص کر سور، چمگادڑ، بلیاں، چوہے وغیرہ میں کئی قسم کے وائرس ہوتے ہیں جو انسان تک منتقل ہوتے ہیں اور کئی وبائیں حیوانات میں موجود وائرس ہی کے سبب انسانوں میں منتقل ہوتے ہیں۔ جبکہ بعض وائرس خود پیدا ہوتے ہیں اور وبائی امراض کے سبب بن جاتے ہیں۔

باطنی اسباب:

گناہ و معاصی: اسلامی تعلیمات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں مصائب، وبائیں انسانی اعمال کی وجہ سے بھی پھوٹ پڑتی ہیں۔

ارشاد ربانی ہے: فأنزلنا على الذين ظلموا رجزا من السماء بما كانوا يفسقون۔[18]

[18]- البقرہ:59

ترجمہ: ہم نے ان ظالموں پر عذاب آسمان سے نازل کیا ہے ان کی فسق اور نافرمانی کی وجہ سے۔

رجز: رجز کی مفسرین نے مختلف تفسیریں کیں ہیں۔ بعض نے عذاب اور بعض نے غضب اور طاعون مراد لیا ہے اور ایک مرفوع حدیث میں "رجز" سے مراد طاعون ہے جو بنی اسرائیل پر آیا تھا۔[19]

وماصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم ،ويعفو ا عن كثير۔[20]

اور جو کچھ تکلیف تمہیں پہنچتی ہے تو وہ تمھارے ہاتھوں کے کئے ہوئے اعمال سے ہے اور بہت سی تع معاف ہی کر دیتا ہے۔

اس آیت میں "مصیبت" سے وہ تکلیف مراد ہے جو رب لم یزل کی طرف سے برائیوں اور گناہوں کے بدلے ہوتی ہے۔

زجر وتنبیہ:

ظهر الفساد فى البر والبحر بما كسبت ايدى الناس ليذيقهم بعض الذى عملوا لعلهم يرجعون۔[21]

لوگوں کے اعمال کی وجہ سے خشکی اور تری فساد ظاہر ہوا رب چاہتا ہے انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چھکائے ممکن ہے کہ وہ جو رب کی طرف رجوع کریں۔

اس آیت میں فساد سے مراد بلائیں (وباء، قحط، طاعون) ہیں۔[22]

ترک امر بالمعروف ونہی عن المنکر:

ان النبى ﷺ قال : والذى نفسى بيده لتامرون بالمعروف ولتنهون عن المنكر أول يوشكن الله أ ن يبعث عليكم عقابا من عنده لم لتد عنه فلا يستجيب لكم ۔[23]

---

[19]- تفسیر ابن کثیر ،ابن کثیر ،عماد الدین ،مترجم،محمد صاحب (دارالاشاعت ،2015ء) ،ج:1 ،ص :133

[20]-الشوری:30

[21]-الروم:41

[22]- بیان القرآن ، تھانوی ،اشرف علی ،(دارلاشاعت ،2015ء) ،ج:3،ص: 200

[23]-مسند احمد،ابو عبدالله احمد بن حنبل(موسسة الرسالة،1421)،ج:38، ص :332، رقم: 23301

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس رب کے قبضے میں میری جان ہے تم اچھے کاموں تبلیغ کرتے رہو اور برے کاموں سے رکتے رہو وگرنہ رب کی طرف عنقریب تم پر ضرور عذاب آئیگا بعد اس کے تم دعا کرتے رہو گے لیکن تمہیں جواب نہیں دیا جائیگا۔

فحاشی و عریانی:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اے جماعت مہاجرین! پانچ چیزوں سے میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تم اس میں مبتلا ہو۔

ا۔ قوم میں اعلانیہ فحاشی پھیلے تو طاعون کی بیماریاں پھیل جائیں گی۔ ۲۔ ناپ تول میں کمی کرنے پر مصائب میں مبتلا ہوں گے۔ ۳۔ جو قوم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑ دیتی ہے۔ ۴۔ جب مسلمان حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہ کریں۔[24]

آزمائش و امتحان:

وبائیں گناہوں کی وجہ سے بھی آتی ہیں اسکے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش و امتحان بھی ہوتی ہیں جسمیں گناہ گنار اور نیکوکار سب مبتلا ہوتے ہیں۔ جیسے اللہ رب العزت قرآن پاک میں فرمایا ہے، کیا لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ ان کو یہ پر چھوٹ ملے گی ہم نے ایمان لایا ہے اور ان کی آزمائش و امتحان نہ ہو گی یعنی اہل ایمان کو بھی اللہ تعالیٰ آزمائشوں اور امتحانات میں آزمائے گا اور بالاخر کامیابی اور فتح پائیں گے۔ اسی طرح حدیث پاک میں آیا ہے؛الطاعون الرجز ابتلی الله عزوجل به ناسا من عباده۔[25] طاعون عذاب کی ایک نشانی ہے جسکے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں کچھ کو آزماتا ہے۔

---

[24]- سنن ابن ماجه ،ابن ماجه ، ابو عبدالله محمد بن يزيد ،(دار احياء الكتب العربيه ،س ـن)،ج: 2، ص : 1332 ،رقم : 4019

[25]- صحيح مسلم ، مسلم بن الحجاج ،(بيروت :دا رلاحياء التراث العربى ، س ـن) ،ج : 4 ،ص : 1737 ،رقم : 2218

عذاب بھی ہوتیں ہیں:

ان النبی ذکر الطاعون ،فقال :لقیه رجز او عذاب ارسل علی طائفه من بنی اسرائیل ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عزاب تھا جو بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر بھیجا گیا تھا۔ [26]

اجر وثواب:

وبائی امراض میں صبر کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور اجر وثواب کے مستحق ہوتے ہیں۔

جیسے حدیث پاک میں ہے: انه عذاب یبعثه الله علی من یشاء وان الله جعله رحمة للمؤمنین ، لیس من احد یقع الطاعون کتب الله له ، الا کان له مثل اجر شهید۔[27]

ترجمہ: طاعون ایک عذاب ہے اللہ تعالیٰ جس پر چاہیے بھیج دیتا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مومنون کیلئے رحمت بنایا ہے کوئی بھی آدمی جہاں طاعون آیا ہو اور اپنی جگہ صبر اور اجر کی امید سے ٹھہرا رہے اور وہ اس بات کو جانتا ہو کہ صرف وہی مصیبت پہنچ سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسکے لیے لکھی ہے تو اسے شہید کی طرح اجر ملے گا۔

وضاحت: مندرجہ بالا آیت وحدیث کی روشنی میں معلوم ہوا کہ باطنی اسباب بھی وباؤں اور مصیبتوں کا پھوٹ پڑنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔

وباؤں کے سماجی زندگی پر اثرات:

معیشت پر اثرات:

وبائیں جس طرح علاقائی اور ملکی معیشت پر اثر انداز ہوتی ہے اسی طرح بین الاقوامی معیشت کو بھی لپیٹ میں لے لیتی ہیں جس میں امیر اور غریب دونوں متاثر ہوتے ہیں۔ معشت کسی بھی ریاست کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھنے کی وجہ سے اسمیں نقصان سے بھیانک نتائج سامنے آجاتے ہیں مسبوق الذکر عالمی وباؤں میں معیشت کی کمزوری کا اثر بے روزگاری سے شروع ہو کر ریاستوں کی کمزوری اور دیوالیہ تک پہنچا کر ختم ہوا۔ وبائی امراض کے وقت خاص کر بے روزگاری میں اضافہ ،اشیاء خوردنوش میں گرانی اور تجارتی حجم کم ہو جاتا ہے۔ اور یہ تمام طبقہ دار تجار کو متاثر

---

[26]- سنن ترمذی ، الترمذی ،محمد بن عیسیٰ ،(بیروت :دار لغرب الاسلامی ،1998 ء)، ج: 2 ،ص: 369 ، رقم: 1065

[27]- صحیح بخاری، البخاری ،محمد بن اسماعیل ،(دار الطوق النجاة ، 1422 ھ)، ج 4: ،ص: 175 ، رقم :3474

کرتے ہیں اور اس سے نقصان یہ ہوتا ہے کہ سرمایہ دار طبقہ سرمایہ لگانا چھوڑ دیتا ہے اور اسے محفوظ کرتا ہے۔عام آدمی ضروریات زندگی کے علاوہ ہر قسم کی خرچ سے اجتناب کرتا ہے اس کے علاوہ اس کا اثر خام مال کی قلت اور سپلائی پر بھی ہوتا ہے۔

وباء سے جہاں لاکھوں لوگ متاثر اور ہزاروں ہلاک ہوے ہیں وہیں دنیا بھر میں مختلف شعبوں میں اقتصادی نقصان سے بھی تمام ممالک کیلے شدید دھچکا لگا اور اس منفی رجحان کی وجہ سے عالمی جی دی پی کو نو ہزار ارب ڈالر کے نقسان کا خسارہ ہوا۔[28]

نفسیاتی اثرات:

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ جب حالات معمول سے ہٹ کر تغییر پذیر ہوئے ہیں تو انسان کو نفسیاتی طور پر بہت سے رونما ہونے والی تبدیلیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے وبائیں اور مصائب بھی عام معمولات سے ہٹ کر ہوتی ہیں جن کا اثر ضرور انسانی نفسیات پر پڑتا ہے اور انسان مختلف الجھنوں کا شکار ہو جاتا ہے۔وبائی امراض کے پھیلنے کے بعد معاشرے میں رونما ہونے والے اثرات مندرجہ ذیل ہیں:وبائی امراض کے پھیلنے کے بعد معاشرے میں سماجی فاصلے بڑھ جاتے ہیں دوران وبائی امراض نفسیاتی اثرات کا سبب صرف وائرس کا متعدی ہونا نہیں ہے بلکہ کچھ اور بھی عناصر ہیں جو نفسیاتی تناؤ کا سبب ہیں جیسے پیاروں سے علیحدگی،خوف وہراس، آزادی سے محرومی، بیماری کے بڑھنے کے بارے میں غیر یقینی صورت حال بے بسی کا احساس اور اشیاء خورد ونوش کی کمی کے ساتھ کنبہ کے افراد کا وبائی امراض سے متاثر ہونا۔

اعصاب ودماغ کا متاثر ہونا:

وبائی امراض کا اثر اعصاب اور دماغ پر بھی پڑتا ہے جو افراد زیادہ تر کام کاج میں مشغول ہوتے ہیں یا ان کے روزانہ کے معمولات ہوتے ہیں سرانجام دیتے ہیں۔وبائی اثرات سے ان کے معمولات پر دراڑ پڑنے کی وجہ سے درد سر

---

[28]۔کرونا:عالمی معشیت کو نو ہزار ارب ڈالر کا نقصان،رمضان ملک،
https;/mag.dunya.com.pk/index.php/ahwal-e-mushiyal/2805/2021-01-03

،پٹھوں کا درد ،خون کا ورزش نہ ہونے کی وجہ سے جمنا ، سونگھنے اور چکھنے کی قوت کا متاثر ہونا اور عام کمزوری اور دیگر علامات نمودار ہوتی ہیں۔

زیادہ متاثر ہونے والے طبقات:

نفسیاتی اثرات زیادہ تر ضعیف اور کمزور صحت والے افراد ہیں۔ یونٹ لائن اور فرنٹ میں کام کرنے والے کارکن عملہ ،اسکول اور کالج کی بندش کی وجہ سے کم عمر والے بچے اور نوجوان، کم عمر خواتین بنسبت بڑی عمر کی خواتین کے۔ کم آمدن والے افراد اور قرنطینہ میں رہنے والے افراد زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

معاشرتی اثرات:

وبائی امراض سے معاشرتی زندگی پر بھی منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس سے معاشرے کے تمام طبقات متاثر ہوتے ہیں خاص کر سب سے کمزور سماجی طبقے کے افراد کو مزید غربت کی چکی میں پیس دیا ہے۔ جیسے بے گھر افراد اور خانہ بدوش افراد جو سب زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس اپنی حفاظت کیلئے اسباب میسر نہیں تھے۔

جبر و تشدد کا بڑھنا:

وائرس کے متعدی ہونے اور بیماری کے بڑھنے کے بارے میں غیر یقینی صورت حال کی وجہ سے گھروں میں محدود رہنے کے سبب گھریلو اور عائلی تشدد ،خاندانی وعلاقی تنازعات میں شدت کا ہونا ،ایک ہی مکان میں زیادہ سکونت اختیار کرنے کے سبب پرانی لڑائیوں اور ناچاقیوں کا زندہ ہونا Covid-19 میں اسطرح کے کیسز دنیا کے اکثر ممالک میں مختلف صورتوں میں سامنے آئے۔ وبائی امراض کے دوران بے انصافی بھی معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لیتی ہے اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ لوگ عموماً تنہائی اختیار کرلیتے ہیں جس سے ڈپریشن اور ذہنی دباؤ میں اضافہ ہو جاتا ہے اور جسکا تعلق براہ راست قوت مدافعت اور صحت سے ہے جو اس صورت حال میں تنزلی اور کمزوری کا شکار ہو جاتی ہے اسی طرح وبائی امراض کے دوران خوراک اور اشیاء خوردونوش کی قلت کی وجہ سے خرید وفروخت میں بے اعتدالی انتہاء کو چھوتی ہے اور متوسط اور غریب طبقہ اپنے خاندان کو خوراک میسر کرنے سے قاصر رہتے ہیں اسی طرح ادویات کی Covid-19 اور ان ادویات کی قیمتیں بڑھا کر اتنی ناانصافی کی گئی کہ کم آمدنی والے افراد ادویات خریدنے سے قاصر ہو گئے جس سے صحت کے مسائل میں مزید اضافہ ہو گیا۔

معاشرتی ونفسیاتی مسائل کا حل:

میری نظر میں ان مسائل کو کم کرنے کیلئے مندرجہ ذیل امور پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔

۱۔ اسمارٹ فون اور دیگر ذرائع کے ذریعے دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ رابطے میں رہنا۔

۲۔ الیکٹرونک گیمز کا کھیلنا ساتھ سائیکلوجی ٹولز کا استعمال ہو۔

۳۔ ایسے مشغلے اور امور سرانجام دینا جو ذہنی یا فزیکلی طور پر انسان کو مصروف رکھے۔

۴۔ جسمانی سرگرمیاں اختیار کرنا جو بہتر صحت اور قوت مدافعت کیلئے ناگزیر ہو۔

۵۔ قلبی وذہنی سکون کیلئے عبادات کا اہتمام کرنا اور خاص کر وبائی امراض کے دوران بہت اہم ہے تاکہ سکون حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ ان مصیبتوں کو دور بھی کردے گا۔

یہ وہ امور ہیں جو سے نفسیاتی اثرات کے ساتھ معاشرتی مسائل کے روک تھام میں بھی مددگار ہونگے۔

سیاسی اثرات:

وبائی امراض نے متعدد ممالک کی گورنمنٹ اور سیاسی نظام کو متاثر کیا ہے جسکی عکاسی ہنگامی حالتوں، قانون سازی کی سرگرمیوں کی معطلی، متعدد سیاستدانوں کی اموات اور وائرس کے پھیلاؤ کے خدشے کی وجہ سے انتخابات کا ملتوی کرنا ،اس کے ساتھ آفاقی اور مقامی سطح پر سیاست کے میدان میں مندرجہ ذیل اثرات مرتب ہوتے ہیں:

خود مختاری کو نقصان ہونا:

وبائی امراض کے دوران جب ترقی پذیر ممالک کو ترقی یافتہ ممالک سے امداد لینے کی ضرورت ہوتی ہے تو مختلف امور میں کسی نہ کسی سطح پر قومی خود مختاری کا سمجھوتہ کرنا ترقی پذیر اور چھوٹی ریاستوں کی مجبوری بن جاتی ہے۔

طرز حکومت کا متاثر ہونا:

وباء امراض کے دوران حکومت کے وزراء اپنے خاندان اور وفادار طبقے کو ہر قسم کی حفاظتی سامان اور امداد مہیا کرے ہیں نچلے طبقات اور اختلاف رائے رکھنے والوں کے حقوق کی پامالی کی جاتی ہے جس سے حکومت کے خلاف بغاوت اور احتجاج کے امکانات روشن ہوتے ہیں یہ صورت حال کئی ممالک میں Covid-19 کے دوران پیش آئی تھی۔

آفاقی اور مقامی سطح پر بیروزگاری بڑھنے اور کاروبار بند رہنے سے، نفسیاتی طور پر منفی اثرات مرتب ہوتے چوری، ڈاکہ زنی اور تشدد کا اضافہ ہو جاتا ہے اور چھوٹی سطح پر مقامی امن کو اور بڑی سطح پر عالمی امن بھی متاثر ہو سکتا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل اسباب بھی ہو سکتے ہیں

ا۔ مجموعی طور پر مالیاتی نظام کا کمزور ہونا۔ ۲۔ انتظامی طریقوں کا بہتر نہ ہونا۔ ۳۔ ذاتی اور قومی مفادات کے مقابلہ میں اول کو فوقیت دینا۔

مذہبی اثرات:

وبائی امراض نے جسطرح دوسرے شعبہ ہائے زندگی کو متاثر کیا ہے اسی طرح مذہبی میدان میں کئی منفی اثرات مرتب کر دئے ہیں۔

ماضی میں بھی مختلف وبائیں اور مصائب رونما ہوئے جن کی وجہ سے مساجد کو بند رکھا اور عبادات کو گھروں تک محدود کر دیا گیا، جیسے خلافت عباسیہ میں اتنا بڑا قحط پڑا کہ مساجد نمازوں سے محروم ہو گئیں اسی طرح سقوط بغداد باجماعت نمازیں اور جمعہ واجتماعات کئی مہینوں تک موقوف رہے اور (۸۲۷ھ) میں مکہ مکرمہ میں رونما ہونے والی وباء میں مکہ مکرمہ کے ائمہ نے نمازیوں کے نہ آنے کی وجہ سے باجماعت نماز کو موقوف کر دیا:

حالیہ Covid-19 میں بھی سعودی عرب میں مسجد الحرام نمازیوں سے خالی کروائی گئی عمرہ غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کر دیا گیا اور حج ادا کرنے والوں سے بھی یہ التجا کی کہ وہ فی الحال اپنی سرگرمیاں متاخر کر دیں، عراق، ایران، پاکستان اور دوسرے تمام اسلامی ممالک میں، مساجد میں باجماعت نماز اور مقدس مقامات کی زیارت کو موقوف کر دیا گیا ساتھ سفری پابندیوں کی وجہ سے دعوت تبلیغ کا سلسلہ بھی موقوف رہا۔ تمام اسلامی رسومات اور عبادات، یہاں تک کہ تکفین، وتدفین کا عمل بھی متاثر ہوا اور رمضان المبارک میں غریبوں اور مسکینوں کیلئے اھل ثروت حضرات کی طرف سے دستر خوان لگوائے جاتے تھے لیکن حالیہ وباء کی وجہ سے وہ بھی نہیں لگا سکے کورونا وائرس سے نہ صرف مسلمانوں کی عبادت متاثر ہوئی بلکہ دوسرے ادیان، ہندوں، مسیحیوں اور یہودیوں کے رسومات کی ادائیگی بھی متاثر اور موقوف رہی۔ سیاحت بھی معاشی شعبوں میں سے ایک ہے اور اکثر ممالک میں معیشت کا دارومدار سیاحت کے

شعبہ پر ہوتا ہے وبائی امراض کے دوران سفری پابندیاں اور لاک ڈاؤن کی بدولت سیاحت کا شعبہ بری طرح متاثر ہوا ہے اور معیشت پر منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

تعلیم پر اثرات:

قوموں کے عروج وزوال میں تعلیم اور تربیت کا بنیادی کردار ہوتا ہے جس قوم نے بھی ترقی کے منازل طے کی ہے نظام تعلیم کی بہتری کی وجہ سے حاصل کی ہے اور ترقی پذیر اقوام کا آگے ترقی نہ کرنے کی خاص وجہ نظام تعلیم کا ناقص ہونا ہے اس حالت میں جب وبائیں اور آفتیں آتی ہیں تو کئی مسائل جنم دیتے ہیں اور تمام شعبہ ہائے زندگی کی طرح تعلیم کا شعبہ بھی مشکلات سے دوچار ہو جاتا ہے۔اس سے تعلیمی ادارے ،اساتذہ،بچے اور والدین سب یکساں طو پر متاثر ہوئے ہیں۔

تعلیمی اداروں کی بندش سے علم کا بے پناہ نقصان ہوتا ہے. حالیہ Covie-19 کے دوران طلبہ متاثر ہوئے اور تعلیم سے محروم ہوگئے۔کئی ممالک نے تعلیمی نظام کو جاری رکھنے کیلئے سوشل میڈیا،ای میل اور دوسرے ایپس کا متبادل حل پیش کیا لیکن بالمشافہ شاگرد رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا۔خاص کر وہ طلباء زیادہ متاثر ہوئے جن کے والدین کم تعلیم یافتہ یا ان پڑھ تھے جبکہ تعلیم یافتہ خاندانوں کے بچوں کو اسکول کی بندش کے دوران والدین کی کافی مدد ملی ہے۔

اس حقیقت سے قطعا انکار نہیں کرسکتے کہ کرونا کی طرح کوئی بھی وباء دوسرے شعبوں کی طرح تعلیم کو خاصا متاثر کرسکتی ہے اور بڑی آزمائش بن سکتی ہے۔اب تمام ممالک ترقی یافتہ ہو یا ترقی پزیر ان پر یکساں طور پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان مسائل سے نمٹنے کیلئے مستقل حل تلاش کریں۔

یونیسکو کی ایک رپوٹ کے مطابق 28 جون 2020 کو 114 سے زیادہ ممالک میں تمام اسکول اور کالج بند پڑے ہیں اور پوری دنیا میں سو کروڈ طلبہ وطالبات اس سے متاثر ہوے ہیں۔[29]

---

[29]۔تعلیم کے شعبے پر عالمی وباء کرونا کے اثرات، سلمان غنی،(14 جولائی 2020)،(https;//www.qaumiawaz.com)

میری نظر میں یہ حل ہو سکتا ہے:

ہر قسم کی آفات دوران نظام تعلیم کو تعطل کا شکار ہونے سے بچانے کیلئے جدید ٹیکنالوجی کو متبادل کے طور پر استعمال کرنا چاہیے۔

۲۔ داخلوں وامتحانی نظام کو جدید خطوط پر استوار کرنا جیسے ترقی یافتہ ممالک میں یونیورسٹیاں آن لائن داخلے اور امتحانی نظام کی صورت میں ایک طویل عرصے سے کام کر رہی ہیں وہی نظام تمام تعلیمی اداروں میں رائج کیا جائے۔

۳۔ دوران وبائی امراض نظام تعلیم کے تعطل کے دوران والدین بچوں کی تعلیم وتربیت پر توجہ مرکوز رکھے ساتھ ہوم ٹیوشن کا انتظام بھی کیجیے اور بچوں کو مثبت فکری زاویہ سے روشناس کروائیں۔

وبائی امراض سے بچاؤ کی تدابیر وعلاج:

شرعی تدابیر:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اسلامی تعلیمات کسی بھی زمانے میں پیش آنے والے آفات اور مصائب کیلئے قابل عمل حل نکالتی ہیں اور قرآن وسنت نبوی ﷺ اور اعمال صحابہ کرامؓ سے کافی تعلیمات ملتی ہیں۔

ا۔صفائی وپاکی کا اہتمام:

وبائی امراض سے بچاؤ کا سب سے اہم ذریعہ صفائی اور پاکی ہے یعنی طہارت حسی طہارت ہو یا معنوی دونوں کا اہتمام کرنا چاہیے یعنی دل کی طہارت، زبان کی طہارت۔

اولٰئک الذین لم یرد اللہ ،أن یطہر قلوبہم ۔[30]

ترجمہ: یہی لوگ ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے دل پاک کرنے کا ارادہ نہیں کیا ہے۔ انما المشرکون نجس ۔ [31] ترجمہ: بیشک مشرک لوگ ناپاک ہیں۔

---

[30]- المائدہ:41

[31]- التوبہ:28

اور حسی طہارت سے مراد بدن کی طہارت ہے جو پانی کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔اپنے ارد گرد کی جگہوں کو پاک صاف رکھا جائے، آپ ﷺ نے فرمایا:اتقوا اللعانین ۔۔۔الذی یتخلی فی الطریق الناس أوفی ظلہم ۔[32]لعنت کے کاموں سے بچو۔لوگوں کے راستے یا سایہ میں قضائے حاجت مت کرنا۔

اسلامی تعلیمات میں ہر شئی میں پاگیزگی کی اہتمام کا حکم:

اسلام ماحول کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھنے پر زور دیتا ہے جیسے آپ ﷺ کی حدیث مبارک ہے:عن ابی مالک اشعری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ کان یقول الطہور شطر الایمان۔[33] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پاکیزگی وصفائی نصف ایمان ہے۔

حلال غذا کا اہتمام:

جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ یاایہا الذین أمنو کلو ا من الطیبات ما رزقنکم ۔[34] اے ایمان والو کھاو پاک صاف چیزیں جو ہم نے تمھیں دیا ہے۔

طبی تدبیر:

شرعی ہدایات اور رہنمائی کے علاوہ طبی ہدایات پر بھی عمل پیرا ہونا ناگزیر ہے شرعی تعلیمات کو مد نظر رکھتے ہوئے صحت کو درست رکھنے کیلئے کسی بھی قسم کے علاج کو اپنایا جاسکتا ہے بلکہ بعض اوقات واجب اور فرض بھی ہو جاتا ہے۔

ازدواج سے قبل چیک اپ:

وبائی امراض ہو یا دوسرے وراثتی متعدی امراض جو نسل در نسل منتقل ہوتے جارہے ہیں ان کو روکنے کا ایک بہترین ذریعہ ازدواج سے قبل طبی ٹیسٹ کروایا جائے اسلئے کہ بعض امراض ظاہری نظر نہیں آتے ہیں۔اگر کسی ایک جانب

---

[32]- صحیح مسلم ،مسلم ابن الحجاج (ریاض :دار احیاء التراث العربی ،2010ء) ،ج: 1، ص:224

[33]- مصنف ابن شیبہ، عبداللہ بن محمد ابرہیم ،(ریاض: مکتبۃ الرشید ، 2014ء)،ج :1 ،ص: 14

[34]- البقرۃ :172

سے بیماری ظاہر ہو جائے تو دوسرے والے کو ضرور مطلع کریں یہ اس وقت ہے جب بیماری متعدی اور خطرناک ہو شفا یابی کی امید کم ہو اگر شفایابی ممکن ہو تو شفایاب ہونے تک ازدواج کو موخر کرنا ناگزیر ہے۔

چیک اپ کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں:

۱۔ متعدی امراض کی روک تھام۔ ۲۔ جائز جنسی تعلقات کی مضرت سے بچنا۔ ۳۔ نئی نسل کو محفوظ رکھنا۔ ۴۔ معاشرے میں اسطرح کی متعدی بیماری کی روک تھام۔

وبائی امراض کی علاج وادویات

وبائی امراض سے بچنے کیلئے شریعت نے حفاظتی تدابیر کے ساتھ ان امراض کے علاج پر بھی زور دیا ہے۔ یہی وجہ ہے مسلمانوں نے طب کے علوم میں غیر معمولی کردار ادا کیا، اسکے ساتھ اسلام میں علاج کو مذہبی فریضہ کا درج حاصل ہے۔ اسلئے تو کلام اللہ کا ایک نام "الشفاء" بھی ہے اور سورۃ الفاتحہ کا بھی ایک نام شفاء ہے۔

حدیث مبارک ہے۔ما انزل داءً الا انزل لہ الشفاء۔[35]

اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نازل نہیں کی جسکا علاج (شفاء) نہ اتاری ہو۔

دوسری حدیث مبارک میں ہے من تطیب ولا یعلم منه طب فهو ضامن ۔[36]

جس نے طب سے عدم واقفیت کے باجود اپنے آپکو طبیب ظاہر کیا وہ ضامن ہے اسکی جھوٹ کی وجہ سے وہ سزا کا مستحق ہو گا۔

اسلامی تہذیب میں دینی اور طبی علوم کا فروغ عالمگیر سطح پر ہوا ہے دینی علوم کے ماہر علماء کرام علم طب میں مہارت رکھتے تھے، جیسے ابن رشد اور ابن علی سینا جو دینی علوم میں ماہر ہونے ساتھ سائنس دان اور طبیب بھی تھے۔

---

[35]- حیح البخاری ،البخاری، محمد بن اسماعیل، (القابرہ : دارالشعب، 1987ء)،ج : 7 ،ص: 158، رقم : 5678

[36]- سنن ابی داؤد ، ابود اؤد ،سلیمان بن الاشعث ،(بیروت : المکتبة العصریه ، ،س ۔ن)، ج:4 ،ص:195 ،رقم 7586:

مسلمانوں نے شفاء خانے تعمیر کیے اور سنان بن ثابت حرانی (331ھ) نے بغداد میں جب ایک شفاء خانہ قائم کیا ساتھ اس کی ایک ایسی شاخ قائم کی کہ چلنے پھرتے لوگوں کی علاج کرتے اور اسکی یہ ذمہ داری بھی تھی کہ جیلوں میں قیدیوں کا علاج بھی کیا جائے۔[37]

ابن الخطیب (776ھ) مسلم اندلس کا نمایا طبیب تھا اس نے طاعون کی موذی اثرات کا براہ راست مشاہدہ کیا تھا، اس نے اسباب وبائی امراض، تشخیص اور علاج معالجہ کے متعلق وضاحت سے قلمبند کیا ہے۔[38] اسلامی تہذیب میں دینی اور طبی علوم کا فروغ عالمگیر سطح پر ہوا ہے دینی علوم کے ماہر علماء کرام علم طب میں مہارت رکھتے تھے، جیسے ابن رشد اور ابن علی سیناجو دینی علوم میں ماہر ہونے ساتھ سائنس دان اور طبیب بھی تھے۔

جسمانی تدابیر اختیار کرنا:

ا۔ قرنطینہ:

اس کا مطلب ہے بیماری کے پھیلاؤ کے روک تھام کیلئے علیحدگی اور دوری اختیار کرنا جیسے حدیث پاک میں آیا ہے لا تورد الممرض علی المصح۔[39]

ترجمہ: بیمار آدمی تندرست آدمی کے پاس نہ لایا جائے۔ اس حدیث میں واضح طور پر بیمار شخص سے دوری کا حکم ہے۔

وبائی علاقوں میں آنے جانے سے پرہیز:

متاثرہ علاقہ یا معاشرہ میں آنے جانے سے پرہیز کیا جائے تاکہ ان وبائی امراض سے بچا جاسکے۔ جیسے آپ ﷺ نے فرمایا: اذاکنت بارض فوقع بها فلا تخرج منها ،واذا بلغک انه بارض فلا تدخلها ۔[40] آپ ﷺ نے

---

[37]- مسلمان سائنس دان اور ان کی خدمات ،ابراہیم عمادی ، (لاہور :اسلامک پبلی کیشنز ، 1987ء) ،ص: 64

[38]- مسلمان سائنس دان اور ان کی خدمات ،ابراہیم عمادی ، (لاہور :اسلامک پبلی کیشنز ، 1987ء) ،ص: 254/252

[39]- صحیح البخاری ،البخاری ، محمد بن اسماعیل ،(دارالطوق النجاۃ،1422ھ)، ج: 7 ،ص : 139 ،رقم: 5773

[40]- مسند احمد ،احمد بن حنبل، (بیروت :دارالفکر ،س۔ن)،ج: 7،ص:255 ،رقم :7764

فرمایا: جب کسی علاقے میں طاعون وغیرہ آجائے جب آپ پہلے سے وہاں ہیں تو وہاں سے مت نکلنا اور جب کسی علاقے میں طاعون وغیرہ ہو تو وہاں مت داخل ہو۔

اختلاط سے اجتناب اور سماجی فاصلہ:

سماجی فاصلہ کے متعلق آپ ﷺ کی حدیث مبارک ہے ،لاتدعو ا النظر الی المجذمین وإذا کلمتموہم ،فلیکن بینکم وبینہم رمح ۔[41]

آپ ﷺ نے فرمایا: جزام والے مریضوں کو زیادہ دیر تک مت دیکھو اور جب تم ان سے کلام کرو تو تمھارے اوران مریضوں کے مابین ایک نیزے کے بقدر فاصلہ ہو۔

لاک ڈاون:

شریعت اسلام نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ جب وباء پھیل جائے تو اپنے علاقے اور گھر تک ہی محدود رہو ،ما قبل حدیث میں بتایا گیا تھا کہ نہ اس متاثرہ علاقے میں داخل ہو جائے نہ وہاں سے نکلے۔ اسی طرح رسول پاک ﷺ کی دوسری حدیث ہے جسمیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:فلیس من عبد یضع الطاعون فیمکث فی بلدہ صابراً یعلم أنہ لن یصیبہ الاماکتب اللہ لہ ۔الا کان لہ مثل اجر الشہید ۔ [42]جو شخص بھی طاعون کے پھیلاؤ کے بعد اپنے شہر میں ثواب کی نیت سے صبر کرے ٹھہرا رہے اور اسے یہ علم بھی ہو کہ اسے وہی کچھ ہو گا جو اللہ تعالیٰ نے اسکی تقدیر میں لکھا ہے تو اس کیلئے مثل شہید اجر ملے گا۔

وضاحت:

ما قبل میں جتنی شرعی مادی صورتیں مذکورہ ہوئی ہیں ان صورتوں کو اطباء بھی وبائی امراض سے بچاؤ کیلئے لازمی قرار دیتے ہیں لہذا ان میں شرعی تدابیر اطباء کے عین مطابق ہیں دونوں میں کوئی تضاد نہیں۔

---

[41]- سنن ابن ماجه ، ابن ماجه، ابو عبدالله محمد بن یزید، (احیاء الکتب العربیة ،س-ن)، ج :2 ،ص: 1332 ،رقم :4019

[42]- صحیح البخاری ،البخاری ،محمد بن اسماعیل ،(دار طوق النجاة ،1422 ھ)، ج 7 : ص :131 ،رقم: 5734

روحانی تدابیر:

انفرادی اور اجتماعی گناہوں میں مبتلا ہونے کی وجہ سے بھی اقوام پر بلائیں اور آفتیں نازل ہوتی ہیں ان آفات کو دور کرنے کیلئے ان کو لانے والی ذات کی طرف رجوع کرنا اور رب کو راضی کرنے کا ہر ممکن طریقہ اختیار کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ان مصائب کو ان شاءاللہ ضرور ٹال دیگا۔

ا۔ترک منکرات:

قرآن وسنت میں ذکر کردہ تمام گناہوں کو ترک ہو گا جو مصائب، آفات اور وبائی امراض کا سبب بنتے ہیں۔

استغفار کرنا:

وبائی امراض اور مصائب وآفات کو دور کرنے کا سب سے موثر طریقہ ہے کہ رب سے استغفار کیا جائے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایاہے: وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون ۔ [43]

اللہ تعالیٰ اس حالت میں عذاب دینے والا نہیں جب وہ استغفار کرتے ہیں۔

حدیث مبارک: من لزم الاستغفار جعل الله له مخرجا۔ [44]

جس نے استغفار کو کثرت سے کیا تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر تنگی سے راستہ نکال دیتے ہیں۔

توبہ کرنا:

توبہ جہاں گناہوں کو بخشوانے کا ذریعہ ہے چاہے کتنے زیادہ ہوں اور اپنے رب کو راضی اور خوش کرنے کا اہم ذریعہ بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:لو أخطأتم حتى تبلغ خطايا كم السماء ، ثم تبتم ،لتاب الله عليكم ۔[45] اگر تم

---

[43]- لانفال:33

[44]- سنن ابی داؤد ،ابوداؤد ،سلیمان ان الاشعث ،(بیروت :مکتبة العصریه(س۔ن) ،ج :2 ،ص : 85 رقم : 1518

[45]- سنن ابن ماجه ،ابن ماجه، ابو عبدالله محمد بن یزید ،(دار احیاء الکتب العصریه ،س ۔ن)، ج :2، ص: 1419، رقم : 4248

نے غلطیاں کیں یہاں تک کہ تمھاری خطائیں آسمان کو چھویں پھر آپ نے توبہ کی تو اللہ رب العزت تمھاری توبہ قبول فرمائیں گے۔

عبادات کا اہتمام:

عبادات کا اہتمام کرنے سے اللہ تعالیٰ آفات اور امراض کو ٹال دیتے ہیں جیسے نماز تمام پریشانیوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: واستعینوا با الصبر والصلوٰۃ ۔[46]

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بھی مسئلہ پیش آتا تو آپ نماز کا اہتمام فرماتے تھے۔ اسی طرح کثرت تلاوت قرآن مجید بھی مصائب اور آفات دور کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔

صدقہ خیرات کرنا:

خاص کر آفات و مصائب میں صدقہ کی ضرورت مزید بڑھ جاتی ہے۔ محتاجوں کی ضروروت پوری کرنے کے ساتھ آفات کے ٹالنے کا اہم ذریعہ بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: باکروا بالصدقة فان البلاء لایتخطی الصدقة ۔[47] صدقہ کرنے میں جلدی کرو اسلئے کہ بلائیں اور آفات اس سے آگے نہیں پڑھ سکتی ہیں۔

ادعیہ کا اہتمام:

آفات و مصائب سے حفاظت کیلئے دعاؤں کا خاص اہتمام کرنے کی خاص ضرورت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: إن الدعا ء ینفع ممّا نزل ومما لم ینزل ،فعلیکم عباد اللہ بالدعا۔[48]

---

[46]- البقرة:45

[47]- شعب الایمان ،البیهقی ،احمد بن حسن بن علی ،(مکتبه الرشیدوا لنشر والتوضیع،س۔ن) ،ج:5، ص :52، رقم: 3082

[48]- سنن ترمذی ،الترمذی ،محمد بن عیسی ،(بیروت :دارالغرب الاسلامی ، 1998ء)،ج : 5 ،ص : 444 ،رقم : 3548

دعا جو نازل ہو گئی اور جو نازل ہونے والی تمام آفات میں نفع بخش ذریعہ ہے پس اے اللہ کے بندو! دعا کو اپنے اوپر لازم کر لو۔

حضور اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی: اللہم انی اعوذبک من البرص ،والجنون ،والجذام ومن سیئ الاسقام ۔[49]

اے میرے رب! برص، جنون، جزام اور دیگر بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

میری نظر میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان اعمال کو روکنے کیلئے دو ذرائع اور بھی ہو سکتے ہیں۔

ا۔افراد کی تربیت ۲۔حکومت

مذکورہ بالا گناہوں میں بہت سارے ایسے ہیں جو نفس انسانی کے بگڑنے اور تربیت نہ ہونے کی وجہ سے جنم لیتے ہیں جو پورے معاشرے کے بگاڑ کا سبب بن جاتے ہیں اس کے سد باب کیلئے مسلمانوں کو دینی تعلیمات سے روشن کرایا جائے اور تربیت کا یہ کام علماء کرام اور دین کی سمجھ رکھنے والے حضرات کی ذمہ داری ہے۔

جہاں تک حکومت کا تعلق ہے تو انفرادی واجتماعی تربیت سے نہ سدھرنے کی صورت میں حکومت اپنی رٹ قائم کر کے ان اعمال بد کو روکے جیسے شراب عریانی فحاشی وغیرہ۔

لب لباب یہ ہے کہ ان اعمال بد کا سد باب کیلئے جہاں تعلیم یافتہ اور دین دار افراد کی ذمہ داری ہے وہاں ارباب اقتدار بھی ان کو روکنے کے ذمہ دار ہیں۔

صبر وتوکل:

وبائی امراض، آفات اور مصائب کے دوران نفسیاتی برتری کو برقرار رکھنے کیلئے سب سے زیادہ ناگزیر کام صبر وتوکل اور اللہ رب العزت سے اجر وثواب کی امید ہے ۔ قرآن پاک میں ہے: وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون۔[50] مومنین کو صرف اللہ رب العزت پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

---

[49]- سنن ابی داؤد ،ابوداؤد، سلیمان ان الاشعث، (بیروت:مکتبۃ العصریہ س۔ن)،ج : 2 ،ص : 93 ،رقم: 1554

[50]-ال عمران:22

حدیث پاک میں ہے۔ آپ ﷺ طاعون کے متعلق فرمایا: ليس من احد يقع الطاعون فيمكث فی بلده صابراً محتسباً يعلم أنه لايصيبه الاما كتب الله له الا كان له مثل أجر شهيد ۔[51]
کوئی شخص جہاں طاعون پھیلا ہو وہ اپنے مکان پر صبر واحتساب کے ساتھ رکے رہے اور اسکو یہ علم بھی ہو جو اللہ نے لکھ دیا ہے وہ پہنچ کر رہے گا تو اسے شہید کے مثل اجر ملے گا۔

وبائیں اور کچھ معاشرتی غلطیاں:

وبائی امراض کا آنا من جانب اللہ ہے لیکن ان کو مزید پھیلانے کی ذمہ داری کچھ غلط رویوں اور غلطیوں پر بھی آتی ہے جو معاشرے میں پھیل جاتی ہیں۔

۱۔ توکل کا مفہوم:

بہت سارے لوگ توکل کا سہارا لیتے ہوئے احتیاطی تدابیر اور حکومتی ہدایات کو نظر انداز کرتے ہیں جسکے بدولت خود بھی بیماری کا شکار ہوتے ہیں اور دوسروں کے شکار ہونے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جبکہ توکل کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اس ارادے اور یقین کے ساتھ اسباب اختیار کرنا کہ دنیوی واخروی تمام معاملات میں نفع ونقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے نہ کہ اسکا مطلب یہ ہے کہ اسباب کو ترک کرکے اللہ رب العزت پر بھروسہ کرتے یہ بالکل غلط ہے۔

۲۔ حفاظتی تدابیر میں حد سے تجاوز کرنا:

جس طرح توکل کے نام پر اسباب اختیار نہ کرنا ایک بڑی غلطی ہے اسی طرح حفاظتی تدابیر میں مبالغہ کرنا بھی غلطی ہے، کسی چیز کی طلب میں اختصار سے کام لینا اور پھر اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرنا حکم شرعی ہے۔ مثلاً سماجی فاصلے کے نام پر اجتماعی مقاصد کو قربان کیا جائے۔ ایک دوسرے سے فاصلے کے نام پر محتاج لوگوں کی مدد نہ کیا جائے۔ تجہیز وتکفین سے کنارہ کشی کی جائے، تیمارداری سے کترایا جائے۔ علاج معالجہ سے گریز کیا جائے، لہذا اسطرح کرنے سے معاشرتی نظام درہم برہم ہو کر رہ جائیگا اور مسائل حل ہونے کے بجائے مزید پیچیدہ ہو جائیں گے۔ اسلئے اسلامی

---

[51]- صحيح البخاری ،البخاری، محمد بن اسماعيل ،(دار طوق النجاة ، 1422ھ)، ج : 4 ،ص: 175 ،رقم: 3474

تعلیمات افراط و تفریط کے درمیان کا راستہ اختیار کرنے کا درس دیتی ہیں جہاں ایک طرف حفاظتی تدابیر اختیار کر کے وبائی امراض سے بچا جائے اور دوسری طرف سماجی سرگرمیوں میں خلل بھی واقع نہ ہو۔

۳۔خوف وہراس:

وبائی امراض کے دوران وباء سے زیادہ اسکا خوف اور ڈر زیادہ مضر ثابت ہوسکتے ہیں اور ہو رہے ہیں اس وجہ سے کہ ہم صرف کبھی ظاہری اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں اور لاشعوری میں مادی اور ظاہری چیزوں کو دیکھنے کے عادی ہوتے جارہے ہیں جس کے سبب توکل میں کمی واقع ہو جاتی ہے وہم کی ایک فضاء قائم ہوتی ہے جس سے خودکشی تک کی نوبت آجاتی ہے کرونا میں اس طرح کے واقعات سامنے آئے ہیں اس خوف وہراس کو دور کرنے کیلئے مندرجہ ذیل امور اختیار کیا جاسکتا ہے۔

ا۔بلا تحقیق جھوٹی خبریں پھیلانے سے بچنا:

اگر خوف وہراس کی وجوہات پر غور کیا جائے تو یہ بات واضح طور پر سامنے آجاتی ہے کہ اسمیں جھوٹی اور بغیر تحقیق پھیلائے جانے والی خبروں کی ہے۔ یہی بے تحقیقی خبریں اور افواہیں جس سے انسان فطری طور پر خوف کا شکار ہو جاتا ہے اور پھر اس سے چھٹکارا مشکل ہو جاتا ہے اور سماج میں مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ بلا تحقیق خبریں پھیلانے کی سخت ممانعت فرمائی ہے:اذا جاءہم امر من الامن او الخوف اذاعو ابه ولو ردّوه الى الرسول والى اولى الامر منهم يعلمه الذين يستنبطونه منهم ولو لا فضل الله عليكم ورحمته لا تّبعْتم الشيطان الا قليلا ۔[52]

جب امن یا خطرے کی کوئی بات ان کو پہنچتی ہے تو وہ اسے پھیلا دیتے ہیں اگر یہ اسکو رسول اور اولوالامر تک پہنچادیں تو بات ایسے لوگوں کے علم میں آجائے جو اس بات کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ اس بات کی تہہ تک پہنچ جاے اور صحیح نتیجہ اخذ کر سکیں اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اسکی رحمت تم پر نہ ہوتی تو چند لوگوں کے سوا تم شیطان کی اتباع کرتے۔

اللہ تعالیٰ دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں:اذ تلقونه بالسنتكم وتقولون بافواهكم ماليس لكم به علم وتحسبونه هينا وهو عند الله العظيم ۔[53]

---

[52]-ا لنساء:83

ترجمہ: جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور تم اپنے منہ سے وہ کچھ کہ رہے تھے جسکے بارے میں تمھیں کوئی علم نہ تھا تم اسے معمولی سمجھ رہے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی بات تھی۔

وضاحت:

پہلی آیت نے افواہیں پھیلانے کو شیطانی عمل قرار دیا ہے اور ذمہ دار افراد پر یہ فریضہ لازم کیا ہے کہ وہ افوہیں سنیں تو ارباب حل وعقد کو آگاہ کریں خود ان افواہوں کو نہ پھیلائیں۔ خاص کر سوشل میڈیا اور دیگر سماجی رابطوں کے ویب سائٹز سے دوران وبائی امراض دوری اختیار کریں کیونکہ آج کل خوف عموماً ان ہی ذرائع سے پھیلایا جارہا ہے۔

وبائی امراض میں مبتلا افراد سے بے زاری:

یہ ایک سنگین معاشرتی غلطی ہے کہ وبائی امراض میں مبتلا افراد سے سماج میں ان سے امتیازی سلوک کیا جاتا ہے ،ایک طرف وباء کا مریض دوسری طرف یہ سماجی امتیازی سلوک ان کو جسمانی بیماری کے ساتھ نفسیاتی مریض بھی بنادیتی ہے۔اسکے بارے میں شریعت کا واضح حکم ہے: حدیث پاک ہے: الحمد لله الذی عافانی مما ا بتلاک به وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا ۔[54] تمام تعریفیں اس رب کیلئے جس نے مجھے اس سے بچایا جس میں آپ کو مبتلا کیا ہے اور مجھے اپنی ساری مخلوقات پر ترجیح دی،لہذا ایسے افراد کا حفاظتی تدابیر کے ساتھ مدد کرنا شریعت کا حکم ہے۔

وبائی امراض ریاستی و سماجی ذمہ داریاں:

وبائی امراض کی روک تھام، معلومات ،ہدایات اور تدابیر پر عمل وغیرہ کچھ ایسے امور ہیں جو ریاست اور اس کے متعلقہ شعبوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ انہیں سرانجام دیں ہر شعبہ کو اپنے اختیارات سے تجاوز کئے بغیر اپنا کام نبھانے سے ہی وبائی امراض کے روک تھام میں آسانی ہوگی اور ملک وملت کو ان امراض سے نجات دلایا جاسکتا ہے۔

---

[53]- النور: 15

[54]- سنن الترمذی ، الترمذی ،محمد بن عیسیٰ ،(بیروت: دارلغرب الاسلامی ،1998ء)، ج: 5، ص : 370، رقم : 3431

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ جب تک پوری قوم کے تمام طبقات اکھٹے ہو کر اپنی اپنی ذمہ داری نہ نبھائیں اس وقت تک ان مصائب کی روک تھام ممکن نہیں اس واسطے ریاست اور اس کے ذیل ادارے اہمیت کے حامل ہیں۔

ریاست:

وبائی امراض کے حوالے سے اساسی ذمہ داری حکومت کی ہوتی ہے اسلئے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: الا کلم راعٍ ،وکلم مسئول عن رعیته ، فالاما م الذی علی الناس راع، وهو مسئول عن رعیته ،والرجل راع علی اهل بیته ،وهو مسئول عن رعیته ، والمرأة راعیة علی اهل بیت زوجها وولده ،وهی مسئولة عنهم، وعبدالرجل راع علی مال سیده، وهو مسئول عنه ،الا فکلم راع وکلکم مسئول عن رعیته ۔[55]

ترجمہ: آگار ہو آپ میں سے ہر ایک محافظ ہے اور ہر ایک سے رعایا کے متعلق پوچھا جائیگا پس امام لوگوں پر محافظ و نگہبان ہے اور اس سے اسکی رعایا کے متعلق پوچھا جائیگا۔

آدمی اپنے گھر والوں کا محافظ ہے اور اس سے اس کی خندان کے متعلق پوچھا جائیگا اور عورتا پنے خاوند اور اس کے اولاد کی محافظ ہے اور اس سے اسکے متعلق پوچھا جائیگا۔ اور کسی آدمی کا غلام اپنے مالک کے مال کا محافظ ہے اور اس سے اسکے متعلق پوچھ گچھ ہو گی۔ آگاہ رہو کہ آپ میں سے ہر ایک محافظ و نگہبان ہے اور ہر ایک سے اسکی رعایا کے متعلق سوال کیا جائیگا۔

وبائی امراض کی روک تھام، آگاہی، تدابیر، ہدایات اور معلومات جب تک پوری قوم کے طبقات اجتماعیت کے ساتھ اپنی اپنی ذمہ داریاں سرانجام نہ دیں تب تک انسان آفات و مصائب کو روکنا مشکل ہو جاتا ہے۔ وبائی امراض کی روک تھام کے حوالے سے اساسی ذمہ داری حکومت کی ہوتی ہے لہذا مندرجہ ذیل کام سرانجام دینا حکومت کیلئے ناگزیر ہے۔

ا۔ ڈاکٹرز اور ماہرین کی مشاورت سے ایس او پیز مرتب کرنا اور انتظامی اداروں کے ذریعے ان کو نافذ العمل بنانا۔

---

[55]- صحیح البخاری، البخاری ،محمد بن اسماعیل (دار الطوق النجاة ،1422ھ)، ج: 9، ص: 62، رقم: 7138

۲۔ ادارہ صحت کو تمام طبی سہولیات، حفاظتی سامان اور مخصوص فنڈ دیا جائے۔

۳۔ وبائی امراض سے متاثر یا جسکا روزگار متاثر ہوا ہے انکو سروے کے بعد ریلیف فنڈز دئے جائیں تاکہ وہ صحیح زندگی بسر کر سکیں۔

۴۔ تمام ڈزاسٹر منیجمنٹ اٹھارٹی کو تمام ضرورتوں سے آراستہ کر کے فعال کرنا۔

۵۔ خوف وہراس اور افواہوں کے خلاف آگہی مہم شروع کرنا اور میڈیا کو محتاط کردار ادا کرنے پر زور دینا۔

۴) اطباء اور ماہرین:

وبائی امراض کے حوالے سے بنیادی ذمہ داری محکمہ صحت سے متعلقہ افراد پر بھی عائد ہوتی ہے، کیونکہ وباء بیماری ہے اسکی تشخیص، علاج اطباء ہی کی ذمہ داری ہے اس سلسلے میں اطباء کی ذمہ داری مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ وباء کی حقیقت اور اسکی روک تھام کیلئے اصول وضع کرنا اور انہیں حکومت کو پیش کرنا۔

۲۔ وبائی امراض کے دوران دل وجان سے قوم وملت کی خدمت کرنا۔

۳۔ وبائی امراض پر تحقیق کر کے اسکی ویکسین اور دوا تیار کرنا۔

علمائے کرام:

علمائے کرام بھی ملک وملت کیلئے دیگر طبقات کی طرح اسٹیک ہولڈرز کی حیثیت رکھتے ہیں اور عوام کا تعلق دیگر طبقات سے علماء کے ساتھ زیادہ ہوتا ہے اس لیے ان کی ذمہ داری بھی بنسبت دوسروں سے مشکل حالات میں بڑھ جاتی ہے۔ ان کو چاہیے کہ ایسے آفات اور مصائب کے دوران رجوع الی اللہ کی تلقین کریں۔

حکومت واطباء کی طرف سے وضع کردہ اصول (ایس او پیز) کا جائزہ لینے کے بعد منبر ومحراب سے ملت میں اسکی آگہی پھیلانا۔ یہ ایک مسلم فقہی قاعدہ ہے کہ حالات کی تبدیلی کے ساتھ احکام بھی تبدیلی ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں سب سے اہم اور بنیادی کام یہ ہے کہ وباؤں سے متعلق جدید مسائل اور اس کے متعلقات پر مستقل بنیادوں پر عمدہ کام ہو جو آنے والی کسی بھی آفت، وباء اور مصیبت میں کار آمد ہو اور اور مستقل کیلئے ایک راہنما اصول بن جائے۔

میڈیا:

اس ترقی یافتہ دور میں میڈیا چاہے جس نوع کی بھی ہو آج عام انسان کی زندگی کا حصہ بن چکا ہے اسلئے میڈیا کی ذمہ داری انتہائی اہم اور حساس ہے۔

ا۔وبائی حالات کے دوران سنسنی پھیلانے کے بجائے مثبت کردار ادا کرنا۔۔ 2. اطباء اور نفسیاتی ماہرین سے پروگرام کرکے خوف کو ختم کرنا اور مسائل کے حل پر زور دینا اور عوام کو وباء کی حقیقت سے آگاہی دینا۔3 .وبائی حالت کے متعلق خبریں پیش کرنے میں احتیاط کا پہلو اختیار کرنا۔

انتظامی ادارے:

انتظامی ادارے ریاستی قوانین کو نافذ العمل بنانے کی ذمہ داری سر انجام دیتے ہیں،وبائی حالات میں ان اداروں کی اساسی ذمہ داری یہ ہے جاری کردہ ایس اوپیز پر عملدار کروائے اور ہنگامی حالات میں عوام کی مدد کریں۔

رفاہی ادارے:

اسلام نے ہمیشہ ایسے مثالی معاشرے کی تشکیل پر زور دیا ہے جس میں باہمی تعاون اور امن و سلامتی ہو اور معاشرے کی ہر فرد کی بنیادی ضروریات میسر ہو ساتھ ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھنے پر اجر وثواب کا وعدہ بھی کیا ہے۔معاشرے کے مالدار لوگوں پر غریب، مسکین اور یتیم افراد کی ضروریات پوری کرنے کے لیے زکواۃ اور صدقات کو لازم کیا ہے۔جیسے ارشاد ربانی ہے،والذین فی اموالھم حق معلوم لسائل والمحروم۔وہ لوگ جن کے مال میں حق متعین ہے سوال کرنے اور نہ کرنے والے کے لیے۔یہاں حق معلوم سے مراد زکواۃ ھے جسے صاحب زکواۃ والوں کو مستحقین زکواۃ تک پہنچانا ہے۔انہی غریبوں ،یتیموں اور آفت زدہ افراد کی خدمت کے لیے رفاہی ادرے قائم کیے گیے ہیں لہذا ان رفاہی اداروں پر لازم ہے وہ اھل ثروت حضرات نے انصار اور مہاجرین والی اخوت اور بھائی چارگی کو سامنے رکھتے ہوے جو زکواۃ،صدقات دیے ہیں ان کو وباء اور آفت کے دوران ان محتاجوں اور ضرورت مندوں تک امانت سمجھ کر پہنچاے ان رفاہی نے ادارے،الخدمت،بیت السلام،سیلانی وغیرہ نے کرونا وائرس کے دوران غریب طبقہ کی ضروریات پوری کرنے میں بہترین کارگردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔

وبائی امراض اور جدید فقہی مسائل:

ا۔ وباء کے دوران اذان کا حکم:

وبائی امراض کے دوران اور مصائب میں آذان دینے کو دین کا حصہ سمجھنا اور اسکے لیے خاص رات کا حصہ تعین کرنا اور اجتماعی طور پر ایک ہی وقت میں آذان دینا یا اسکی ترغیب دینا جیسا کہ کرونا وباء کے دوران اسی طرح کیا گیا تو اس درجہ اہتمام بدعت بننے کا قوی اندیشہ ہے لہذا احتیاط اسی میں ہے کہ اجتماعی طور پر اہتمام آذان سے بچنا ضروری ہے البتہ مصائب میں بغیر اہتمام کے دفع مصائب کیلئے مساجد کے علاوہ میں آذان دی جائے تو گنجائش ہے۔[56]

وبائی امراض اور جمعہ کی نماز:

وبائی امراض کے دوران جمعہ کی نماز قائم کرنا ایس اوپیز کی رعایت رکھتے ہوئے ضروری ہے اسلئے کہ جمعہ شعائر اسلام میں سے ہے اور مسلمان حکمران کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ جمعہ کو قائم کرے اور انکے لیے جمعہ کو ترک کرنا درست نہیں ہے اسکے متعلق قرآن وحدیث کے واضح تعلیمات موجود ہیں اور یہی حکم عام باجماعت نماز کا بھی ہے۔

۳۔ جمعہ کی نماز کو موقوف کرنا:

کسی کیلئے مجبوری کی حالت میں جماعت یا جمعہ کی نماز ترک کرنا جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: من سمع المنادی فلم یمنعه من اتباعه عذر ۔قالو ا : وما العذر قال : خوف أومرض ،لم تقبل منه الصلاة التی صلی ۔[57]

جس نے آذان سنی اور اسے مسجد جانے کیلئے کسی عذر نے نہیں روکا تو مسجد کے علاوہ اسکی نماز قبول نہیں ہوگی، لوگوں نے پوچھا: عذر کیا ہے تو پ ﷺ نے فرمایا: ڈر یا بیماری۔

---

[56]- رد المحتار علی در المختار ،ابن عابدین، محمد بن عمر بن عبدالعزیز،(بیروت :دارالفکر ،1412ھ)،ج : 1، ص: 385

[57]- سنن ابی داؤد ،ابوداؤد ،سلیمان ابن الاشعث ،بیروت: مکتبة العصریه ، س ۔ن) ،ج : 1، ص : 151 ،رقم: 551

۲۔فقہاء کرام نے ایسے شخص کو مسجد میں آنے سے معذور قرار دیا ہے جس سے نمازیوں کو تکلیف ہو یا جذام اور کسی متعدی مرض میں مبتلا ہو جبکہ بعض فقہاء کے نزدیک تو ایسے شخص کا شرکت جماعت ممنوع قرار دیا گیا ہے جیسے شامی میں ہے،وکذالک القصاب،والسماک،والمجذوم والابرصاولی بالا الحاق۔[58]

ان دلائل کی روشنی میں حکومت وقت وباء کے دوران نماز باجماعت اور جمعہ پر پابندی لگا سکتی ہے لیکن متبادل صورت کا انتظام کرنا بھی ضروری ہے جبکہ حتی الامکان اصل حکم پر بھی عمل ہو سکے۔

ماضی میں وباء کی شدت یا قحط کے سبب مساجد کو بند کر دیا گیا ہے۔وکان القحط عظیما بمصر وبالاندلس،وماعھد قحط ولا وباء مثلہ بقرطبۃ، حتی بقیت المساجد مغلقۃ بلا مصل۔[59]

مصر اور اندلس میں قحط کی وجہ سے مساجد کو بند کر دیا گیا اور سقوط بغداد کے دوران بڑی تباہی آئی یہاں تک کہ مسجدوں میں جمعہ کئی دنوں تک موقوف رہا۔

مائک کے ذریعے مسجد کے امام کی اقتداء:

مواصلاتی ذریعہ سے اقتداء جائز نہیں اور اسطرح نماز درست نہیں ہو گی۔یا ایہا الذین اٰمنو ا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ۔[60]

اے ایمان والو! جب نماز کیلئے آواز دی جائے جمعہ کے دن تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑو. اس آیت کریمہ میں جمعہ کی نماز کیلئے دوڑ کر جانے کا حکم دیا ہے اسی لئے علماء کرام نے "سعی" کو جمعہ کیلئے واجب کیا ہے۔ویجب السعی للجمعۃ وترک البیع باالاذان الاول فی الاصح ۔[61]

---

[58]- رد المحتار علی در المختار ،ابن عابدین ، محمد بن عمر بن عبدالعزیز ،(بیروت: دارالفکر ،1412ھ)،ج :1، ص: 661

[59]- سیر اعلام النبلاء ،الذہبی، ابو عبداللہ محمد بن احمد شمس الدین ،(مؤسسۃ الرسالۃ ، 1405ھ)، ج :18 ،ص : 311

[60]- الجمعہ:9

[61]- نور الایضاح ،حسن بن عمار بن علی ،(المکتبۃ العصریہ ،1246ھ) ،ج : 1، ص : 104

میت کی تجہیز و تکفین:

وبائی امراض سے فوت ہونے والے مسلمانوں کی طبی تدابیر کی رعایت رکھتے ہوئے اسے باقاعدہ غسل دیا جائے گا اور جنازہ و تجہیز و تکفین بھی کی جائے ہاں اگر غسل مکمل نہ ہو تو اس پر پائپ سے پانی بہادیا جائے یا اگر میت پلاسٹک کے بیگ وغیرہ میں بند ہو تو اسپر غسل کی نیت سے پانی بہادیا جائے[62].

اگر میت کو کفن پہنانے میں ضرر ہو تو اطباء میت کو پلاسٹک کے بیگ میں بند کر دیتے ہیں اور کھولنے کی اجازت نہیں دیتے ہیں تو اسی بیگ کو کفن سمجھا جائیگا۔

ولو كان الميت متفسخا يتعذر مسحة كفى صب الماء عليه[63].

میت کی تدفین:

وبائی امراض میں مرجانے والے کی میت کو قبر میں اتار کر دفن کیا جائے اگر میت کو بغیر تابوت کے دفن ممکن نہ ہو تو تابوت میں رکھ کر دفن کیا جاسکتا ہے۔

لابأس باتخاذ تابوت ولو من حجرأ وحديد (له عند الحاجة) كرخاوة الارض۔[64]

میت کو جلانا:

جس طرح زندہ انسان قابل احترام ہے اسی طرح مرنے کے بعد بھی قابل احترام ہے ایک مسلمان کا دوسرے پر حق ہے کہ جب وہ فوت ہو جائے تو اسکی تکفین و تدفین کی جائے لہذا میت کو جلانا میت کی توہین ہے اسلئے میت کو نہیں جلایا جائے جبکہ تدفین کی جائے۔ فصل فی الدفن وهو واجب اجماعا۔[65]

---

[62] - https://www. alikhlas online.com/detail.aspx?id=3872

[63] الفتاوى الهندية ،بلخى ، نظام الدين ،(دارلفكر ،1310ھ)،ج:1،ص:158

[64] الدر المختار شر ح تنوير الابصار وجامع البحار ،حصكفى ، محمد بن على بن محمد،(بيروت : دارالكتب ،1423ھ)، ج: 1، ص: 122

[65] البنايه شرح الهدايه ، العينى ،محمد بن احمد بن موسىٰ ،(بيروت :دارالكتب ،1420ھ)،ج:3،ص: 246

قرآن پاک میں بال نکالنا:

عوام الناس میں یہ بات مشہور ہے کہ سورۃ البقرۃ پڑھنے سے قرآن میں کوئی بال نکل آئے اور اسے پانی میں ڈبو کر پینے سے وبائی وائرس ختم ہو جاتا ہے، واضح رہے یہ من گھڑت بات ہے اسکی شریعت میں کوئی حقیقت نہیں۔ شریعت نے جھوٹی خبروں کو اور افواہوں کو پھیلانے سے منع فرمایا ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے: کفیٰ بالمرء اثما أن یحدث بکل ماسمع[66]

انسان کے کاذب ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ کر سنی سنائی بات کو آگے بیان کرے اور پھیلائے۔

مستقبل میں وبائی امراض سے بچاؤ کی منصوبہ بندی:

قومی و بین الاقوامی سطح پر وبائی امراض سے بچاؤ کیلئے مناسب منصوبہ بندی ناگزیر ہے۔ مقتدر سیاسی ادارے سائنس و ٹیکنالوجی کے فروغ اور وبائی امراض کے ادویات کی تیاری کیلئے مالی وسائل وامداد مہیا کریں اور ہسپتالوں میں ضروری سامان وینٹیلیٹرز، ٹیسٹ کے آلات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ ڈاکٹرز کی پیشہ وارانہ ضروریات پر توجہ دینا بھی ناگزیر ہے۔ تحقیقی و تعلیمی مراکز اور اداروں کی ضروریات پوری کرنے کیلئے سنجیدہ اقدامات کئے جائیں علم و تحقیق سے وابسطہ افراد کو مالی وظائف دیا جائے ساتھ تعلیم کے جدید رجحانات پر توجہ مرکوز کی جائے اور نئی جنریشن کو اخلاقی و سماجی اور پیشہ وارانہ تربیت سے آگاہ کیا جائے تاکہ وبائی امراض کے خاتمے کی کوشش میں وہ اجتماعیت اور تعاون کے عالمگیر اصولوں کی پاسداری کر سکیں. وبائی امراض نے تاریخ انسانیت میں اپنے نقوش واثرات چھوڑ گئے ہیں اور تاریخ کا جزء لاینفک بن گئے ہیں اور Covid-19 بھی لیکن اہم پوائنٹ یہ ہے کہ ہم نے اس سے کیا سیکھا اور آگے بچاؤ کیلئے کیا منصوبہ بندی کی۔ آنے والی وبائیں اور مصائب کے دفاع کیلئے ہم ٹیکنالوجی کی مدد سے کتنے اپنے آپ کو مستعد کر سکتے ہیں یا کسی آفت کے بعد اپنے دفاع کیلئے۔ مستعد ہونگے یا پہلے سے ایسے مصائب اور وباؤں کی دفاع کیلئے وسائل سے لیس ہونگے۔ لہذا آنے والی مصائب کے دفاع کیلئے میری نظر میں مندرجہ ذیل امور پر عمل پیرا ہونا ناگزیر ہے۔

---

[66] سنن ابی داؤد ، ابوداؤد،سلیمان بن الاشعث بن اسحاق،(بیروت: المکتبۃ العصریہ ، س ۔ن) ،ج: 1،ص : 298،رقم :4992

۱) مستقبل میں ایسی وبائیں اور مصائب سے بچاؤ کیلئے ایٹمی ہتھاروں کے بجائے صحت وتحفظ کو ترجیح دینا ہو گا۔
۲) دنیا کو عالمی وباؤں اور بائیو سر جیکل آلات کے خلاف لڑنے کیلئے دفاعی حکمت عملی اپنانا ہو گی۔
۳) بعض طبقات کو ارتقاء کے بجائے اجتماعی ارتقاء کو ترجیح وفروغ دینا۔
۴) ایجوکیشن، صحت، معیشت میں تمام طبقات کو برابری کی بنیاد پر شامل کرنا ہو گا۔
۵) بائیو سر جیکل کے حدود کی تعیین بھی ناگزیر ہے تاکہ کوئی مصنوعی وائرس بناکر انسانیت کو خطرہ سے دوچار نہ کرے۔
۶) حلال فوڈ کی افادیت واہمیت عالمگیری سطح پر اجاگر کیا جائے کیونکہ اکثر وائرس حرام جانوروں سے منتقل ہوتے ہیں۔

نتائج تحقیق:

۱۔ اس آرٹیکل میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ بات واضح کی گئی کہ وبائی امراض متعدی ہوتے ہیں اور دوسرے کو بھی متاثر کرتے ہیں۔
۲۔ اسلامی تعلیمات میں وبائی امراض سے بچاؤ کیلئے تدابیر اختیار کرنے پر زور دیا ہے جو توکل علی اللہ کے خلاف نہیں ہے۔
۳۔ قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ وبائی صورت حال میں ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ رعایا کو تمام تر ضروریات زندگی مہیا کرے۔
۴۔ دینی شخصیات کی بھی بنیادی ذمہ داری ہے کہ عوام الناس کو ایسی صورت حال میں درست رہنمائی کریں اور درس دیں، احتیاطی تدابیر کے ساتھ رجوع الی اللہ کی تلقین کریں۔
۵۔ قرآن وسنت کی روشنی میں صفائی کے نظام کو افرادی اور اجتماعی طور پر ہر بہتر سے بہتر کیا جائے کیونکہ جراثیم گندگی سے جنم لیتے ہیں۔
۶۔ خارجی اور مادی اسباب کے علاوہ روحانی اور باطنی اسباب بھی ہیں جن کی وجہ سے وبائی امراض اور مصائب آتے ہیں۔

۷۔ بعض کا خارجی اور مادی اسباب سے انکار جبکہ بعض کا باطنی اور روحانی اسباب کا انکار کرنا دونوں درست نہیں ہیں جبکہ دونوں اسباب ہوسکتے ہیں۔

۸۔ وبائی امراض اور مصائب کے سدباب کیلئے اسلامی تعلیمات سے ہمیں مکمل رہنمائی ملتی ہے۔

۹۔ بعض دفعہ وبائی امراض اور مصائب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش کیلئے بھی ہوتے ہیں۔

۱۰۔ وبائی امراض سماجی نظام زندگی کو مفلوج کر دیتے ہیں اور سماج پر ایجابی و سلبی دونوں اثرات ہوتے ہیں۔

۱۱۔ علماء کرام نے نئے پیش آمدہ مسائل کا حل پیش کیا ہے۔

۱۲۔ قرآن وسنت کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے کہ علاج معالجہ کو بہتر بنانے کے ساتھ بیماریوں سے بچاؤ کیلئے تدابیر بھی اختیار کیا جائے۔

۱۳۔ مستقبل میں وبائی امراض اور مصائب سے نمٹنے کیلئے بھرپور منصوبہ بندی کے ساتھ تمام ضروری وسائل سے لیس ہونا چاہیے۔

۱۴۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق انسان کے ساتھ تندرستی و بیماری کو بھی وجود بخشا ہے لہذا مایوس ہونے کے بجائے مقابلہ اور برداشت کرنے کی ضرورت ہے۔